https://www.afkareislami.com

اَلْسُنُ الْمُعَانِدِيْنَ، وَ لٰكِنْ يُّؤْخَذُ مِنْ هٰذَا ضِغْثٌ، وَ مِنْ هٰذَا ضِغْثٌ، فَيُمْزَجَانِ! فَهُنَالِكَ يَسْتَوْلِي الشَّيْطٰنُ عَلٰٓى اَوْلِيَآئِهٖ، وَ يَنْجُوْ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ الْحُسْنٰى.

جاتیں، لیکن ہوتا یہ ہے کہ کچھ ادھر سے لیا جاتا ہے اور کچھ ادھر سے اور دونوں کو آپس میں خلط ملط کر دیا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر شیطان اپنے دوستوں پر چھا جاتا ہے اور صرف وہی لوگ بچے رہتے ہیں جن کیلئے توفیق الٰہی اور عنایت خداوندی پہلے سے موجود ہو۔

-----☆☆-----

--☆☆--

(۵۱) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَمَّا غَلَبَ اَصْحَابُ مُعَاوِيَةَ اَصْحَابَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى شَرِيْعَةِ الْفُرَاتِ بِصِفِّيْنَ وَ مَنَعُوْهُمْ مِنَ الْمَآءِ:

قَدِ اسْتَطْعَمُوْكُمُ الْقِتَالَ، فَاَقِرُّوْا عَلٰى مَذَلَّةٍ، وَ تَاْخِيْرِ مَحَلَّةٍ، اَوْ رَوُّوا السُّيُوْفَ مِنَ الدِّمَآءِ تَرْوَوْا مِنَ الْمَاءِ، فَالْمَوْتُ فِيْ حَيَاتِكُمْ مَقْهُوْرِيْنَ، وَ الْحَيٰوةُ فِيْ مَوْتِكُمْ قَاهِرِيْنَ. اَلَا وَ اِنَّ مُعَاوِيَةَ قَادَ لُمَةً مِّنَ الْغُوَاةِ، وَ عَمَسَ عَلَيْهِمُ الْخَبَرَ، حَتّٰى جَعَلُوْا نُحُوْرَهُمْ اَغْرَاضَ الْمَنِيَّةِ.

خطبہ (۵۱)

جب صفین میں معاویہ کے ساتھیوں نے امیر المومنین علیہ السلام کے اصحاب پر غلبہ پا کر فرات کے گھاٹ پر قبضہ جما لیا اور پانی لینے سے مانع ہوئے تو آپؑ نے فرمایا:

وہ[1] تم سے جنگ کے لقمے طلب کرتے ہیں۔ تو اب یا تو تم ذلت اور اپنے مقام کی پستی وحقارت پر سرِ تسلیم خم کر دو، یا تلواروں کی پیاس خون سے بجھا کر اپنی پیاس پانی سے بجھاؤ۔ تمہارا ان سے دب جانا جیتے جی موت ہے اور غالب آ کر مرنا بھی جینے کے برابر ہے۔ معاویہ گم کردۂ راہ سرپھروں کا ایک چھوٹا سا جتھا لئے پھرتا ہے اور واقعات سے انہیں اندھیرے میں رکھ چھوڑا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنے سینوں کو موت (کے تیروں) کا ہدف بنا لیا ہے۔

-----☆☆-----

--☆☆--

[1] امیر المومنین علیہ السلام ابھی صفین میں پہنچے نہ تھے کہ معاویہ نے گھاٹ کا راستہ بند کرنے کیلئے دریا کے کنارے چالیس ہزار آدمیوں کا پہرہ لگا دیا، تا کہ شامیوں کے علاوہ کوئی وہاں سے پانی نہ لے سکے۔ جب امیر المومنین علیہ السلام کا لشکر وہاں پر اترا تو اس گھاٹ کے علاوہ آس پاس کوئی گھاٹ نہ تھا کہ وہاں سے پانی لے سکتے اور اگر تھا تو اونچے اونچے ٹیلوں کو عبور کر کے وہاں تک پہنچنا دشوار تھا۔ حضرتؑ نے صعصعہ ابن صوحان کو معاویہ کے پاس بھیجا اور اسے کہلوایا کہ پانی سے پہرا اٹھا لیا جائے، مگر معاویہ نے اس سے انکار کیا۔ ادھر امیر المومنین علیہ السلام کا لشکر پیاسا پڑا تھا۔ حضرتؑ نے یہ صورت دیکھی تو فرمایا کہ: اٹھو اور تلواروں کے زور سے پانی حاصل کرو۔ چنانچہ ان تشنہ کاموں نے تلواریں نیاموں سے کھینچ لیں اور تیر کمانوں میں جوڑ لئے اور معاویہ کی فوجوں کو درہم و برہم کرتے ہوئے دریا کے اندر تک اُتر گئے اور ان پہرہ داروں کو مار بھگایا اور خود گھاٹ پر قبضہ کر لیا۔ اب حضرتؑ کے اصحاب نے بھی چاہا کہ جس طرح معاویہ نے گھاٹ پر قبضہ جما کر پانی کی بندش کر دی تھی ویسا ہی اس کے اور اس کے

https://www.afkareislami.com

ساتھیوں کے ساتھ برتاؤ کیا جائے اور ایک شامی کو بھی پانی نہ لینے دیا جائے اور ایک ایک کو پیاسا تڑپا کر مارا جائے، مگر امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ: کیا تم بھی وہی جاہلانہ قدم اٹھانا چاہتے ہو جو ان شامیوں نے اٹھایا تھا؟ ہرگز کسی کو پانی سے نہ روکو، جو چاہے پیئے اور جس کا جی چاہے لے جائے۔ چنانچہ امیر المومنین علیہ السلام کی فوج کا دریا پر قبضہ ہونے کے باوجود کسی کو پانی سے نہیں روکا گیا اور ہر شخص کو پانی لینے کی پوری پوری آزادی دی گئی۔

☆☆☆☆☆

مرکز افکار اسلامی